هو المقتدر

بسلسلۂ عرس صد سالہ اعلیٰ حضرت تاج الفحول
قادری بدایونی

چراغ انس

۱۳۱۵ھ

قصیدہ مدحیہ

در شان

اعلیٰ حضرت تاج الفحول محب رسول شاہ
عبد القادر قادری بدایونی قدس سرہٗ

از:

اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب فاضل بریلوی علیہ الرحمہ

ناشر
اعلیٰ حضرت تاج الفحول اکیڈمی بدایوں شریف
یو۔پی، الہند

اِمامِ اہلِ سُنّت

امامِ اہلِ سنت زیبِ تختِ برتری تم ہو
فقیرِ غوث ہو اور ہم فقیروں کے ولی تم ہو

سخاوت تم نے عثمانِ غنی کی پائی ورثے میں
سخی ابنِ سخی ہو اور غنی ابنِ غنی تم ہو

تمہاری مدح گوئی کی ہر اک ادنیٰ و اعلیٰ نے
شرف میں افضل و اعلیٰ فقیرِ قادری تم ہو

ولی دادا ولی والد ولی خود اور ولی بیٹے
ولی سارا گھرانہ جس کا ہے ایسے ولی تم ہو

یہ نسبت بخش وائیگی قیامت میں تمہیں سالم
مجیدی ہو معینی ہو قدیری قادری تم ہو

عرض ناشر

یہ قصیدۂ مبارکہ چراغ انس سب سے پہلے قاضی عبدالوحید صاحب صدیقی فردوسی مرحوم نے اپنے ماہوار رسالہ تحفہ حنفیہ پٹنہ جلد ۴ شمارہ ۱۱،۱۲،۵ میں ۱۳۱۸ھ میں شائع کیا۔ مگر اس میں کچھ اشعار شائع ہونے سے رہ گئے تھے چنانچہ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کے برادر اصغر مولانا حسن رضا خاں صاحب نے اصل مسودہ سے نقل کر کے اپنے زیر اہتمام شوال ۱۳۱۸ھ میں مطبع اہل سنت والجماعت محلہ سوداگران بریلی سے دوبارہ شائع کیا اس کے بعد تحفہ حنفیہ میں بھی مکمل قصیدہ شائع ہوا مولانا محبوب علی خاں صاحب نے فاضلِ بریلوی کا منتشر کلام حدائق بخشش حصہ سوم کے عنوان سے شائع کیا تو اس میں بھی اس مبارک قصیدہ کو شامل کیا۔

اس کے علاوہ بھی متعدد بار یہ قصیدہ شائع ہو کر اہل سنت

کے دلوں میں انس و محبت کے چراغ روشن کر چکا ہے آخری مرتبہ اعلیٰ حضرت تاج الفحول کے ستانوے سالہ عرس مبارک کے موقع پر اعلیٰ حضرت تاج الفحول اکیڈمی کی شاخ پونہ نے اس قصیدہ مبارکہ کو مولانا حسن رضا خاں صاحب کے مطبوعہ نسخہ کے مطابق شائع کر کے دو روزہ عظیم الشان جشن قادری میں مفت تقسیم کیا

اب اعلیٰ حضرت تاج الفحول کے صد سالہ عرس کے موقع پر مرکزی اعلیٰ حضرت تاج الفحول اکیڈمی ضروری حواشی و مقدمہ کے ساتھ شائع کرنے کا فخر حاصل کر رہی ہے۔

محمد عبد القیوم قادری

جنرل سکریٹری تاج الفحول اکیڈمی

مدرسہ عالیہ قادریہ بدایوں شریف

مختصر سوانح

مولانا یٰسین علی عثمانی ایم، اے
فاضل دینیات الہ آباد

اسمِ گرامی محمد عبد القادر محب رسول

اسمِ تاریخی مظہر حق ۱۲۵۲

القاب اعلیٰ حضرت۔ تاج الفحول۔ فقیر نواز

تخلص فقیر قادری

والد ماجد حضرت سیف اللہ المسلول، معین الحق شاہ فضل رسول قدس سرہٗ

خاندان آپ کا نسب خلیفہ سوم، داماد رسول، ذو النورین سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے آپ حضرت عثمان کے صاحبزادے سیدنا آبان بن عثمان (جن کا شمار فقہائے سبعہ مدینہ منورہ میں کیا جاتا ہے) کی اولاد میں ہیں آپ کے اجداد میں ہندوستان تشریف لانے والے بزرگ حضرت قاضی دانیال

قطری ہیں جو شہاب الدین غوری کے لشکر کے ساتھ ہندوستان
آئے قطب الدین ایبک نے جب بدایوں فتح کیا اس وقت
آپ اس کے ساتھ تھے قطب الدین ایبک نے آپ کو بدایوں
کا قاضی مقرر کیا قطب الدین ایبک کے دلی جانے کے بعد
التمش بدایوں کا حاکم مقرر ہوا۔ اس نے عالیشان جامع مسجد
شمسی تعمیر کی جس میں پہلی نماز حضرت سلطان المشائخ محبوب الٰہی
کے والد حضرت سید احمد صاحب قدس سرہٗ نے پڑھائی پھر اس
کے منتظم اور خطیب مستقل حضرت قاضی صاحب قدس سرہٗ مقرر
ہوئے حضرت قاضی صاحب خواجۂ خواجگان حضرت خواجہ عثمان ہارونی
قدس سرہٗ کے مرید و خلیفہ ہیں حضرت قاضی صاحب کا وصال
سنہ ۶۳۰ھ میں ہوا۔ آپ کے صاحبزادے حضرت قاضی رکن الدین شمس
نے جامع مسجد کے پیچھے مدرسہ قائم کیا تھا جو مدرسہ معزیہ یا مدرسہ
کلاں کے نام سے مشہور تھا جگہ کی معمولی تبدیلی اور مختلف
ناموں سے موسوم ہونے کے بعد یہ مدرسہ آج بھی عقب جامع مسجد

مولوی محلہ میں مدرسہ قادریہ کے نام سے موجود ہے قاضی صاحب کی اولاد میں مسلسل اہل علم ہر زمانے میں ہوتے رہے ہیں ان میں مولوی محمد شفیع صاحب عہد عالمگیری کے مشہور عالم اور فتاوی عالمگیری کی تدوین میں شریک تھے۔

ولادت: آپ کی ولادت ۱۲۵۳ھ میں بدایوں میں ہوئی

تعلیم و تربیت: آپ کا بچپن حضرت شاہ عین الحق مولانا عبد المجید صاحب قدس سرہٗ جیسے بزرگ دادا کی آغوش شفقت میں گذرا تعلیمی مراحل حضرت مولانا نور احمد صاحب بدایونی علیہ الرحمۃ کی خدمت میں طے ہوئے تکمیل حضور سیف اللہ المسلول قدس سرہٗ کی خدمت میں ہوئی۔ آپ ۱۴ سال کی عمر میں درسیات سے فارغ ہو چکے تھے اس کے بعد حضرت سیف اللہ المسلول کی اجازت سے چند سال استاد مطلق حضرت مولانا فضل حق خیرآبادی علیہ الرحمۃ کی خدمت میں رہ کر مختلف علوم و فنون میں کمال حاصل کیا حضرت فضل خیرآبادی کو اپنے تلامذہ میں آپ پر فخر تھا حضرت علامہ

کے تلامذہ میں ۴ حضرات ممتاز مقام رکھتے ہیں (۱) حضرت تاج الفحول (۲) حضرت مولانا عبدالحق خیر آبادی (۳) حضرت مولانا فیض الحسن سہارنپوری (۴) حضرت مولانا ہدایت اللہ خاں جونپوری۔ حضرت مولانا عبدالحق خیر آبادی فرمایا کرتے تھے کہ ہم چاروں میں تین کا رجحان کسی مخصوص میدان کی طرف تھا مثلاً میں معقولات سے زیادہ شغف رکھتا ہوں برادرم فیض الحسن صاحب ادب میں ممتاز مقام رکھتے ہیں (حضرت کی شرح حماسہ ادب میں اپنا جواب نہیں رکھتی) برادرم ہدایت اللہ خاں صاحب منقولات میں خاصا درک رکھتے ہیں مگر بھائی عبدالقادر صاحب ہر علم و فن میں تبحر رکھتے ہیں

درس و تدریس حضرت علامہ کی خدمت سے واپس آنے کے بعد آپ نے مدرسہ قادریہ بدایوں شریف میں درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا اور ہزاروں تشنگان علوم کو سیراب فرمایا زبان میں ایسی تاثیر تھی کہ معقولات و منقولات کے مشکل سے مشکل مباحث کو بلا تکلف طلباء کے ذہن میں اتار دیا کرتے

تھے یہی وجہ ہے کہ آپ کے درس کی شہرت ہندوستان سے لے کر بلادِ عرب تک ہو گئی اور دور دراز سے تشنگانِ علوم اپنی پیاس بجھانے کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہونے لگے آپ کے تلامذہ کی تعداد کثیر ہے ان میں سے چند یہ ہیں جو اپنی اپنی جگہ امام العلماء، اور یکتائے روزگار تھے حضرت مولانا عبد الرزاق مکی، حضرت مولانا سید مصطفیٰ صاحب قدس سرہٗ صاحب سجادہ آستانہ غوثیہ بغداد شریف حضرت سید شاہ ابو الحسین احمد نوری میاں صاحب قبلہ مارہروی، حضرت مولانا حافظ سید شاہ اسماعیل حسن صاحب مارہروی، حافظ بخاری حضرت مولانا سید شاہ عبد الصمد صاحب مودودی چشتی، حضرت مولانا عبد الرسول محب احمد قادری بدایونی، حضرت سید شاہ حسین حیدر صاحب مارہروی (جد محترم احسن العلماء حسن میاں صاحب مارہروی) حضرت مولانا عبد الرزاق صاحب قندھاری، حضرت مولانا شاہ محمد عمر صاحب جنبلی قادری حیدرآبادی،

تصنیف و تالیف۔ فتنہ نجد کی دہکتی آگ اور بھڑکتے

شعلے جب حد سے زیادہ آتش فشانیاں دکھانے لگے تو آپ کے قلم حق رقم نے حرکت کی اور فرقہائے باطلہ کے ملحدانہ خیالات کی بیخ کنی فرمائی آپ کی تصانیف کثیر ہیں جن میں بعض مطبوعہ اور بعض ہنوز غیر مطبوعہ ہیں۔

(۱) احسن الکلام فی تحقیق عقائد الاسلام

(۲) سیف الاسلام علی مناع العمل المولد و القیام

(۳) الکلام السدید فی تحریر الاسانیہ

(۴) المناصحہ فی تحقیق المسائل المصافحہ

(۵) شفاء السائل فی تحقیق المسائل

(۶) حقیقۃ الشفاعۃ علی طریق اہل السنۃ والجماعۃ

(۷) تاریخ بدایوں (۸) تصحیح العقیدہ فی باب امیر معاویہ

(۹) حرز معظم (۱۰) دیوان نعت و مناقب عربی

(۱۱) دیوان منقبت فارسی (۱۲) دیوان منقبت اردو ۲ جلد

خطابت۔ درس و تدریس اور تصنیف و تالیف

کے ساتھ ساتھ آپ بہت اچھے مقرر بھی تھے تقریر
میں ایسے ایسے علمی نکات بیان فرماتے کہ اہل علم
حیرت زدہ رہ جاتے رجب ۱۳۱۸ھ میں شہر پٹنہ
میں قاضی عبدالوحید صاحب مرحوم نے ایک عظیم
الشان جلسہ اپنے مدرسہ کے سالانہ جشن اور ندوۃ
العلماء کے رد میں منعقد کیا تھا اس کی روداد دربار
حق و ہدایت کے تاریخی نام سے اسی زمانے میں شائع
ہوئی تھی اس میں مختلف مقررین کی تقاریر کے
اقتباسات بھی دیئے گئے ہیں حضرت تاج الفحول
کے وعظ کے متعلق لکھا ہے کہ آپ نے سورہ فتح
کا آخری رکوع تلاوت فرما کر وعظ کا موضوع بنایا
مرتب لکھتا ہے کہ

وعظ مذکور اگر لفظاً لفظاً لکھا جاتا تو ایک عمدہ
اور مبسوط تفسیر سورہ فتح شریف میں مرتب ہو

جاتی لیکن وقت بیان کے کچھ ایسی محویت
سماع کے ذوق میں حاضرین مستغرق تھے
کہ گنجائش تحریر تو کجا دوسری طرف آنکھ اٹھانے
کا بھی کسی کو خیال نہ تھا۔

دربار حق و ہدایت ص ۸۴
مطبع حنفیہ پٹنہ ۱۳۱۸ھ

اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ رب قدیر نے آپ
کو کیسی سحر بیانی عطا فرمائی تھی آپ نے اپنی خطابت
کے ذریعہ ہزاروں گم کردہ راہوں کو منزل ہدایت
تک پہونچایا

علمائے عصر میں آپ کا مقام حضرت سید
شاہ ابوالحسین احمد نوری میاں صاحب قبلہ مارہروی
قدس سرہٗ نے سراج العوارف فی الوصایا والمعارف

میں تحریر فرمایا ہے کہ میں نے ایک رسالہ تصنیف کیا اور اپنے پیر و مرشد حضرت سید شاہ آل رسول احمدی قدس سرہٗ کی خدمت میں پیش کیا کہ نظر ڈال لیں، اور اصلاح کی ضرورت ہو تو فرما دیں حضرت آل رسول صاحب قدس سرہٗ نے فرمایا کہ اس رسالہ کو مولانا عبدالقادر صاحب قدس سرہٗ نے دیکھا ہے یا نہیں۔ نوری میاں صاحب قبلہ قدس سرہٗ لکھتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ ان کو دکھا چکا ہوں اس پر حضرت آل رسول صاحب قدس سرہٗ نے فرمایا کہ وہ دیکھ چکے ہیں تو ہمارے دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے ان کا دیکھ لینا کافی ہے نیز حضرت شاہ ابوالحسین احمد نوری میاں صاحب قدس سرہٗ فرمایا کرتے تھے

ہمارے دور میں سنیت کی شناخت محبت
مولانا عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ ہے کوئی بدمذہب

ہرگز ان سے محبت نہ رکھے گا

تذکرہ نوری ص ١٢٩

مرتبہ مولانا غلام شبر صاحب

مطبوعہ سنی دارالاشاعت

علویہ رضویہ لائل پور

پاکستان

ایسا لگتا ہے کہ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان نے اپنے قصیدہ چراغ انس میں اسی قول کو شعر کا جامہ پہنا دیا ہے فرماتے ہیں

ٹھیک معیار سنیت ہے آج | تیری حب و ولا محب رسول
سنیت سے پھرا ہوئی سے پھرا | اب جو تجھ سے پھرا محب رسول

اس کے علاوہ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے اپنے عربی قصیدہ آمال الابرار و آلام الاشرار میں حضرت تاج الفحول کی شاندار مدح فرمائی ہے

فرماتے ہیں ؎

وقدوۃ جمعھم تاج الفحول امام الحق لیس لہٗ لزید

اور تمام علماء کے پیشوا حضرت تاج الفحول
حق کے امام جن کی کوئی نظیر نہیں

وما ادراک ما تاج الفحول بفضل المجد فضلہ المجید

اور تم کیا سمجھے ہو کہ کیا ہیں تاج الفحول
وہ جنہیں عزت کی بزرگی سے اللہ نے فضیلت دی

وتوجہ بتاج الفضل حقاً رسول اللہ لیس لہ ضدید

اور انہیں حقیقتاً اپنے فضل کا تاج پہنایا
رسول اللہ نے جن کی مخالفت کی کسی کو
گنجائش نہیں۔

قصیدہ آمال الابرار و الام الاشرار
مطبوعہ مطبع حنفیہ پٹنہ ۱۳۱۸ھ

پروفیسر مختار الدین صاحب آرزو صاحبزادۂ گرامی ملک العلماء مولانا ظفر الدین صاحب بہاری اپنے والد کے حوالہ سے تحریر فرماتے ہیں

(اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی) حضرت تاج الفحول محب رسول مولانا شاہ عبد القادر بدایونی قدس سرہٗ العزیز کی بہت عزت کرتے تھے اپنے قصیدہ آمال الابرار و الام الاشرار میں علماء اہل سنت کی تعریف میں فرمایا ہے ؎

اذا حلوا تمصرت الفیافی
اذا راحوا فصار المصر بید

یہ علماء کرام ایسے ہیں کہ جب کسی ویرانے میں اترتے ہیں تو ان کے دم قدم سے ویرانہ پُررونق شہر ہو جاتا ہے اور وہ جب روانہ ہوتے ہیں تو شہر ویرانہ بن جاتا ہے مصنف حیات اعلیٰ

حضرت لکھتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یہ محض مبالغہ شاعرانہ معلوم ہوتا ہے اعلیٰ حضرت نے فرمایا نہیں بالکل واقعہ ہے حضرت مولانا عبد القادر کی یہی شان تھی جب تشریف لایا کرتے تھے تو شہر کی حالت بدل جاتی تھی عجیب رونق اور چہل پہل ہوتی تھی اور جب تشریف لے جاتے تو باوجودیکہ سب لوگ موجود ہوتے مگر ایک ویرانی اور اداسی چھا جاتی

المیزان بمبئی امام احمد رضا نمبر ص ۳۴۶

استاذ زمن حضرت حسن رضا بریلوی اپنی معرکۃ الآرا مثنوی صمصام حسن بر دابر فتن میں اعلیٰ حضرت تاج الفحول کی مدح ان الفاظ میں فرماتے ہیں۔

افسر کل گوہر تاج فحول
مظہر حق شاہ محب رسول

شد سر بدعات ز کلکش قلم
علم و عمل گشت ز علمش علم

محب رسول پر وضاحتی نشان ع۲ ڈال کر حضرت حسن رضا نے حاشیہ پر ان الفاظ سے وضاحت فرمائی ہے

ع۲ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولانا مولوی حافظ الحاج شاہ محمد عبدالقادر صاحب قبلہ بدایونی امام اہل سنت دام ظلہم العالی مظہر حق نام تاریخی آنحضرت است۔

مثنوی صمصام حسن ص۳۵ مطبوعہ مطبع حنفیہ پٹنہ ۱۳۱۸ھ

ان شواہد سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ اپنے دور کے علماء اہل سنت میں امام و رہنما تسلیم کئے جاتے تھے۔

شرف بیعت وخلافت آپ کو اپنے والد ماجد حضور سیف اللہ المسلول حضرت شاہ فضل رسول بدایونی سے شرف بیعت حاصل تھا اور حضرت سیف اللہ المسلول کے آپ خلیفہ اعظم تھے علوم باطنیہ کی تکمیل اور سلوک کے منازل طے کرانے کے بعد حضرت سیف اللہ المسلول نے آپ کو اجازت وخلافت سے نوازہ جمادی الآخر ۱۲۸۹ھ میں حضرت سیف اللہ المسلول کے وصال کے بعد آپ نے سجادۂ قادری کو زینت بخشی اور ایک عالم کو فیوض ظاہری و باطنی سے فیضیاب فرمایا۔

عشق رسالت وحب غوث الوری

اعلیٰ حضرت تاج الفحول عشق رسالت میں اس درجہ فنائیت پر فائز تھے جہاں محبت کے احساسات

کو الفاظ کے پیکر میں ڈھالنا ممکن نہیں آپ کی تصانیف کے ایک ایک حرف سے عشق رسالت ٹپکتا ہے آپ نے ساری زندگی اپنی زبان و قلم سے ناموس رسالت کا تحفظ کر کے سچے عاشق رسول ہونے کا ثبوت دیا اس کے باوجود نہایت عاجزی اور انکساری سے فرماتے ہیں ؎

گرچہ اعمال فقیر اپنے برے ہیں لیکن
شکر ہے سگ اسی درگاہ کے کہلاتے ہیں

حضرت تاج الفحول کی شخصیت میں ایک عجیب و غریب بات یہ تھی کہ آپ بیک وقت فنافی الرسول بھی تھے اور فنافی الغوث بھی اپنے اس مقام کی طرف آپ نے ایک لطیف اشارہ فرمایا ہے ؎

مست رہتے ہیں مے وصل نبی سے ہر دم
جن کو ملتی ہے ترے عشق کی لذت یا غوث

حضرت تاج الفحول کو حضور غوث کی بارگاہ میں بے حد قرب حاصل تھا یہی وجہ ہے کہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے بارگاہ غوث اعظم میں آپکو وسیلہ بنا کر یوں عرض کیا ہے

میرا شافع حضور غوث میں ہو
مدح کا دے صلا محب رسول

اسی فنائیت کا نتیجہ تھا کہ آپ نے مناقب میں اپنا تخلص فقیر قادری پسند فرمایا

وصال چھیاسٹھ سال تک جہان اسلام پر آپ کا وجود ابر رحمت بن کر سایہ گستر رہا، ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۹ھ کو اتوار کا دن گذار کر شب میں ایک ہفتہ کی علالت کے بعد اس آفتاب رشد و ہدایت نے ہمیشہ کے لئے پردہ فرمالیا بعد نماز فجر تجہیز و تکفین کی گئی

عیدگاہ شمسی میں نمازِ جنازہ ادا کی گئی اور درگاہ قادری میں والد بزرگوار کے پہلو میں جسدِ اطہر کو سپردِ خاک کیا گیا۔

اولاد آپ کے دو صاحبزادے تھے بڑے سرکار صاحب الاقتدار حضرت عبد المقتدر مطیع الرسول قدس سرہٗ ۱۱ر جمادی الاول ۱۲۸۳ھ کو پیدا ہوئے حضرت تاج الفحول سے علوم ظاہر و باطنی کی تکمیل کی حضرت تاج الفحول کے وصال کے بعد آستانہ قادریہ کے سجادہ نشین ہوئے ۲۵ر محرم ۱۳۳۴ھ نماز فجر کے سجدۂ آخر میں سبحان ربی الاعلیٰ فرماتے ہوئے وصال فرمایا۔ چھوٹے صاحبزادے شیخ المشائخ حضرت شاہ عاشق الرسول محمد عبد القدیر بدایونی سرہٗ تھے آپ کی ولادت ۱۱ر شوال ۱۳۱۱ھ ہے آپ ۸ سال

کے تھے جس وقت حضرت تاج الفحول نے وصال فرمایا علوم ظاہری و باطنی کی تکمیل سرکار صاحب الاقتدار قدس سرہٗ کی خدمت میں ہوئی سرکار کے وصال کے بعد سنہ ۱۳۳۴ھ میں سجادۂ قادری کو زینت بخشی ہند اور بیرون ہند ہزاروں بندگان خدا کو فیضیاب فرمایا۔ ہر سال بغداد شریف حاضری دیتے تھے ۱۳ شوال ۱۳۷۹ھ کو وصال ہوا۔ آپ کے وصال کے بعد آپ کے چھوٹے صاحبزادے تاجدار اہل سنت حضرت مولانا شاہ عبدالحمید محمد سالم قادری مدظلہ العالی آپ کے جانشین ہوئے اور آپ کے دست مبارک سے سرکار غوث کے فیض کا دریا آج بھی جاری ہے رب قدیر آپ کے سایۂ عاطفت کو اہل سنت کے سروں پر تا دیر قائم فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین۔

مقدمہ طبع اوّل

مصنف علام دام بالفضل والاکرام نے ۱۳۱۴ھ میں ایک قصیدہ مسمّٰی بہ مشرقستان قدس اعلیٰ حضرت عظیم البرکت حضرت سید شاہ ابوالحسین احمد نوری میاں صاحب قبلہ وکعبہ دام ظلہم کی مدحت اور دوسرا موسوم بہ چراغ انس والا حضرت عمیم البرکت حضرت مولانا تاج الفحول قبلہ وکعبہ ایہ فضلہم کی منقبت میں تحریر فرمایا تھا مشرقستان قدس اسی زمانے میں حسب حکم حضرت ممدوح دام بالفتوح شائع ہوگیا تھا چراغ انس ازانجا کہ حضرت تاج الفحول دام ظلہم کو از کمال تواضع کہ شان علمائے ربانی ہے اپنی مدح کی اشاعت پسند نہ آئی نہ جناب مصنف نے کبھی اپنے منظومات عربی وفارسی کے (کہ کثیر پایۂ علماء ہے) طبع کی جانب توجہ فرمائی ہنوز شمع بزم انس

نہ ہوا اب پرچہ مبارکہ تحفہ حنفیہ ماہ شوال ۱۳۱۸ھ میں یہ قصیدہ مطبوعہ نظر آیا۔ مگر افسوس کہ جناب منتظم تحفہ کے پاس اس کا نسخہ نہایت غلط اور سقیم پہنچا جس میں پندرہ (۱۵) اشعار اصل سے کم ہیں خصوصاً بعض وہ جن کے متروک ہو جانے سے بعض اشعار موجودہ کا مطلب فوت ہو گیا اور اغلاط تصحیفات کی کثرت علاوہ خصوصاً بعض وہ جنہوں نے طرز ادا بلکہ اصل معنی ہی کو بدل دیا لہٰذا مناسب ہوا کہ قصیدہ اصل مسودہ حضرت مصنف علام دام ظلہم سے منقول ہو کر شائع اور باذن اللہ تعالیٰ ناظرین اہل عقل و دین کو مفید و نافع ہو۔

محمد حسن رضا خاں قادری برکاتی غفرلہ

۵ شوال المکرم ۱۳۱۸ھ

چراغ انس

مع حواشی

از:

مولانا یسین علی عثمانی

ایم، اے، فاضل دینیات الٰہ آباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　　نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اے امام الہدیٰ محبِ رسول　　　دین کے مقتدا محبِ رسول
نائبِ مصطفیٰ محبِ رسول　　　صاحبِ اصطفا محبِ رسول
خادمِ مرتضیٰ محبِ رسول　　　مظہرِ ارتضا محبِ رسول
عینِ حق کا بنا محبِ رسول　　　عینِ حق بنا محبِ رسول
زبدۃ الاتقیا محبِ رسول　　　عمدۃ الازکیا محبِ رسول
غربا پر فدا محبِ رسول　　　امرا سے جدا محبِ رسول
اے سلف اقتدا محبِ رسول　　　اے خلف پیشوا محبِ رسول

افضل العبید حضرت سیدنا شاہ عین الحق عبد المجید قادری قدس سرہٗ حضور تاج الفحول کے جدِ محترم تھے، شمس مارہرہ حضور آلِ احمد اچھے میاں صاحب قدس سرہٗ کے خادمِ خاص اور ارشد خلفا میں سے تھے آپ ہی کی بدولت سلسلہ برکاتیہ کا فیضان بدایوں سے جاری ہوا محرم الحرام ۱۲۶۳ھ میں واصل بحق ہوئے

سقمِ دل کی شفا محبِ رسول ‌ ‌ ‌ چشمِ دین کی صفا محبِ رسول

شرقِ شانِ وفا محبِ رسول ‌ ‌ ‌ برقِ جانِ جفا محبِ رسول

اے کرم کی گھٹا محبِ رسول ‌ ‌ ‌ اپنی بارش بڑھا محبِ رسول

کیوں نہ ہو چاند سا محبِ رسول ‌ ‌ ‌ نور کا جبہہ سا محبِ رسول

حرمین و حمی[۱] میں بس کے گیا ‌ ‌ ‌ نجف و کربلا محبِ رسول

تو کلامِ خدا کا حافظ ہے ‌ ‌ ‌ تیرا حافظ خدا محبِ رسول

عبد قادر[۲] نہ کیوں ہو نام کہ ہے ‌ ‌ ‌ ظلِ غوث الوریٰ محبِ رسول

مشعلِ راہ دین سنت ہے ‌ ‌ ‌ تیرے رخ کی ضیا محبِ رسول

۱؎ حمی ملک شام میں ایک شہر ہے سرکار بغداد سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی اولاد امجاد یہاں مقیم ہیں۔

۲؎ باشارہ حضور غوثیت مآب پیران پیر دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کا اسم شریف عبد القادر رکھا گیا۔ (اکمل التاریخ جلد ۲ صفحہ ۲۰۴)

اچھے پیارے کی خانہ زادی سے [1]	اچھا پیارا بنا محب رسول
شرم والے غنی کا بیٹا ہے [2]	کانِ جود و حیا محب رسول
آج قائم ہے دم قدم سے ترے	دینِ حق کی بنا محب رسول
ٹھیک [3] معیارِ سنیت ہے آج	تیری حُب وولا محب رسول
سُنیت سے پھرا اسی سے پھرا	اب جو تجھ سے پھرا محب رسول
مصطفیٰ کا ہوا خدا کا ہوا	اب جو تیرا ہوا محب رسول

۱؎ شمس مارہرہ حضور ابو الفضل شمس الدین آل احمد اچھے میاں مارہروی قدس سرہ العزیز (ف ۱۲۶۳ھ)

۲؎ امیر المومنین جامع قرآن حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور تاج الفحول کا سلسلۂ نسب ۳۲ ویں واسطوں سے حضرت عثمان غنی تک پہنچتا ہے۔

۳؎ تاجدار مسند برکاتیہ حضرت سیدنا شاہ ابو الحسین احمد نوری میاں صاحب مارہروی قدس سرہٗ فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے دور میں سنیت کی شناخت محبت مولانا عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ ہے (تذکرہ نوری ص ۱۲۹)

مذہب بد مذاق را زہر ست | شہد صاف شما محب رسول
عاصی روسیاہ دشمن تست | رنگ رو شد گوا محب رسول
خار زار فتن کے واسطے ہے سموم | گلبنوں کو صبا محب رسول
ہدم بنیان نجد کا طرّہ | تیرے سر پر سجا محب رسول
بزم احزاب ندوہ[1] کا سہرا | تیرے ماتھے رہا محب رسول
[2] رفض و تفضیل و نجدیت کا گلا | تیرے ہاتھوں کٹا محب رسول

---

[1] اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی اپنی کتاب المستند المعتمد میں تحریر فرماتے ہیں کہ ہمارے زمانے میں فتنہ ندویت نے سر اُٹھایا تو ہندوستان کے علماء اہل سنت نے اس کا رد کیا اور ان سب کے پیشوا محب رسول تاج الفحول خاتمۃ المحققین مولانا شاہ عبد القادر بدایونی قدس سرہٗ تھے (ترجمہ ملخصاً) المستند المعتمد ص ۲۳۱ مطبوعہ استنبول ترکی

[2] ردِ روافض میں ہدایت الاسلام ردِ تفضیلیہ میں تصحیح العقیدہ فی باب امیر معاویہ اور ردِ نجدیہ میں سیف الاسلام علی مانع العمل المولد و القیام اعلیٰ حضرت تاج الفحول کی معرکۃ الآرا تصانیف ہیں۔

تو نے ابنائے بدمذاقی کو — بے پدر کر دیا محبِ رسول

ماتمی ہیں زنانِ نجد کہ مائے — بیوہ تو نے کیا محبِ رسول

جلتے ہیں ندویہ کہ صدر کی قدر — سیر ڈکی[1] تو نے یا محبِ رسول

سر منڈاتے ہی پڑ گئے اولے — تجھ سے پالا پڑا محبِ رسول

بخت کھل جاتا تخت مل جاتا — تو نے بندی رکھا محبِ رسول

مکروا مکرھم وعند اللہ — مکرھم والجزا محبِ رسول

کوہ افگن تھا ان کا مکر مگر — مکرِ حق تھا بڑا محبِ رسول

---

[1] تحریک ندوہ کے صدر مفتی لطف اللہ صاحب علی گڑھی تھے، ندوہ کے اجلاس بریلی کے دوران حضرت تاج الفحول نے گفتگو کے ذریعہ مسائل اختلافیہ کا فیصلہ کرنے کی دعوت دی مگر مفتی صاحب تاج الفحول کا سامنا کرنے کی تاب نہ لا سکے، یہ اسی واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔

پہلے بھی مکرِ دارِ ندوہ کو [۱] — حق نے دی تھی سزا محبِ رسول

بعد تیرہ صدی کے پھر اچھالا — اب وہ تجھ سے دبا محبِ رسول

ان کی جور و بدا دھی کر دی — تو نے دم میں ہبا محبِ رسول

[۲] زر کے مفتی بنا کریں مخطی — تو ہے مفتی بجا [۳] محبِ رسول

[۴] ناظمِ فتنہ لاکھ ہوں تو ہے — ناظمِ اہتدا محبِ رسول

---

[۱] کفارِ مکہ کی اس میٹنگ کی طرف اشارہ ہے جو دار الندوہ میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے (معاذ اللہ) قتل کے لئے بلائی گئی تھی

[۲] تحریکِ ندوہ میں شریک علماء کی طرف اشارہ ہے

[۳] اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی ارشاد فرماتے ہیں کہ ان جیسی (تاج الفحول جیسی) وسعتِ نظر اور تحقیق انیق ان کے بعد کسی میں نظر نہ آئی۔

(فتاویٰ رضویہ جلد ۱۲)

[۴] ناظمِ ندوہ مولانا محمد علی مونگیری کی طرف اشارہ ہے

جھوٹے حقانی[۱] بنتے ہیں گمراہ — سچے حقانی آ محب رسول

کچھ مداحین حمیر میرے — میرا ان کو سنا محب رسول

یوں نہ سمجھیں تو سر اڑا آپ — تو دل ان کا اڑا محب رسول

ندوی جھنجلاتے ہیں کہ دو ہی تو ہیں — اسد احمد رضا محب رسول

غافل اس سے کہ ایک سنی ہے — فوج حق میں ہوں یا محب رسول

گلہ بز کو ایک شیر بہت — وہ بھی لاسیّما محب رسول

ہم بجامع رمد رمد از شیر — لطف وہ جمعہ را محب رسول

میرے[۲] ستر سوال کا وقفہ — نہ ادا ہو سکا محب رسول

۱؎ تحریک ندوہ کے سرگرم رکن مولانا عبدالحق صاحب صاحب تفسیر حقانی کی طرف اشارہ ہے

۲؎ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے ندوۃ العلماء کے اوپر ستر قاہر اعتراضات قائم فرمائے تھے جو سوالات حقائق نما برروس ندوۃ العلماء کے نام سے شائع ہوئے تھے ۱۳۱۳ھ اہل ندوہ ان اعتراضات کے جواب سے عاجز رہے۔

نہ ادا ہو اگرچہ محشر تک ‏ ڈھیل انہیں دے قضا محبِ رسول
بیسیوں اعلانوں پر بھی ہٹ نہ سکا ‏ گھونگٹ ان مکھڑوں کا محبِ رسول
شرمِ نو خاستن رہی حائل ‏ ندڈے کو جھیرتا محبِ رسول
حالِ مستنفرہ کا قسورہ سے ‏ سب نے دیکھا سنا محبِ رسول
میرے خنجر کی تاب لا نہ سکے ‏ خاک پہنچیں گے تا محبِ رسول
گالیاں دیں جواب کے بدلے ‏ ذاہنیت لنا محبِ رسول
شعلہ خوں لوں کو چھیڑ کر سنا ‏ یاں ہے اس کا مزا محبِ رسول
تلخ زیبد لبِ شکر خا را ‏ خواجہ فرما چکا محبِ رسول
ہاں نہ ان دو کا تیسرا دیکھا ‏ آنکھیں کھلتیں ذرا محبِ رسول
تیسرا کون عونِ حق جس کا ‏ میں فقیر اور گدا محبِ رسول
تیسرا کون بدرِ حق جس کا ‏ شرق میں اور سما محبِ رسول
تیسرا کون مہرِ حق جس کا ‏ نقطہ میں منطقہ محبِ رسول
سایہ ان دو پہ کیسے دو کا ہے ‏ جن کا ثالث خدا محبِ رسول
ثانی اثنین اذ ہما فی الغار ‏ میں نثار اور فدا محبِ رسول

بلکہ دو احولی سے کہتے ہیں
میں ہوں تجھ میں فنا محبِ رسول

نہ تو مجھ سے جدا نہ میں تجھ سے
میں ترا تو مرا محبِ رسول

غلطی کی ترا مرا کیسا
تو من و من تو یا محبِ رسول

یہ بھی تیرے کرم سے ہے ورنہ
من کجا و کجا محبِ رسول

میں کہاں اور کہاں تعالی اللہ
تیری مدح و ثنا محبِ رسول

تیری نعمت کا شکر کیا کیجے
تجھ سے کیا کیا ملا محبِ رسول

لہ حضور والا جاہ حضرت تاج الفحول رحمۃ اللہ علیہ سے جیسی محبت آپ کو (فاضل بریلوی کو) تھی اس کی نظیر اس زمانے میں ملنا مشکل ہے ہمیشہ اس سلطان قادریؒ (تاج الفحول) آپ نے (فاضل بریلویؒ) اپنے مرشدانِ کرام کی طرح سمجھا۔

مجلہ امام احمد رضا کانفرنس ۱۹۹۵ء ص ۱۷
ادارہ تحقیقات امام احمد رضا پاکستان

اور تو اور شیخ تجھ سے ملا[1] ۔۔۔ اس سے بڑھ کر ہے کیا محبِ رسول

شیخ بھی وہ کہ جس کے در کی خاک ۔۔۔ چشمِ جاں کی جلا محبِ رسول

شیخ بھی وہ کہ اک جھلک میں کرے ۔۔۔ شب کو شمس الضحیٰ محبِ رسول

شیخ بھی وہ کہ جس کی ایک نگاہ ۔۔۔ دو جہاں کا بھلا محبِ رسول

شیخ بھی وہ کہ جس کے مجرائی ۔۔۔ اولیا اصفیا محبِ رسول

شیخ بھی وہ کہ فتنوں کی ہے قضا ۔۔۔ جس کی اک اک ادا محبِ رسول

شیخ بھی وہ کہ جس کے نام کا ورد ۔۔۔ دردِ دل کی دوا محبِ رسول

شیخ بھی وہ کہ جس نے عشق کی آگ ۔۔۔ نار سے ہے بچا محبِ رسول

شیخ بھی وہ کہ حق کے پھول کھلائے ۔۔۔ جس کے دم کی ہوا محبِ رسول

شیخ بھی وہ کہ جس کا آبِ وضو ۔۔۔ باغِ دیں کی بہا محبِ رسول

شیخ بھی وہ کہ خاک پا سے کرے ۔۔۔ مسِ جاں کو طلا محبِ رسول

---

[1] حضرت فاضل بریلوی کو اعلیٰ حضرت تاج الفحول نے اپنے ہمراہ مارہرہ مطہرہ لے جا کر سیدنا شاہ آل رسول مارہروی سے بیعت کروایا۔
سوانحِ اعلیٰحضرت از مولانا حسنین رضا

شیخ بھی کون حضرت آل رسول[1]
اس کے در تک رسائی تجھ سے ملی
مجھ پہ ولجب ہے تیرا شکر نعم

خاتم الاولیا محب رسول
تو ہوا رہنما محب رسول
مجھ پہ لازم دعا محب رسول

---

[1] سلالہ خانوادہ برکاتیہ حضرت سیدنا شاہ آل رسول احمدی مارہروی قدس سرہٗ آپ حضرت آل برکات ستھرے میاں صاحب کے صاحبزادے گرامی تھے ۱۲۱۳ھ میں ولادت ہوئی افضل العبید سیدنا شاہ عین الحق عبد المجید قادری بدایونی سے ابتدائی تعلیم پائی درسیات کی تکمیل حضرت ملا نور صاحب فرنگی محلی سے کی اور سند حدیث شاہ عبد العزیز محدث دہلوی سے حاصل کی۔ اپنے عم محترم حضور اچھے میاں صاحب مارہروی کے مرید و خلیفہ تھے، والد گرامی کے بعد مسند برکاتیہ کے وارث و جانشین ہوئے متبحر عالم ہونے کے ساتھ ساتھ قطب الوقت تھے ایک عالم کو فیوض و برکات سے مستفیض کیا ۱۲۹۶ھ میں وصال فرمایا۔

جگمگاتے چراغ سنت کے
تا ابد جگمگا محب رسول

نہ کبھی بادِ حادثہ پاس آئے
نہ کبھی جھلملا محب رسول

دائما تیری نسل روشن میں
شمع ہو شمع زا محب رسول

رہے تا روزِ نورھم یسعیٰ
روز افزوں ضیا محب رسول

مقتدر تیرے نوبروں کو کرے
تجھ سے بھی کچھ سوا محب رسول

تیرے سائے میں لہلہائیں کھلیں
تیرے گل گلینا سی محب رسول

مورثِ مجد و فضل آبا ہو
وارث الانبیاء محب رسول

خارِ چشم و خوار درِ چشماں
دشمنت دائما محب رسول

تجھ پہ فضلِ رسول کا سایہ
مجھ پہ سایہ ترا محب رسول[۱]

---

[۱] اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی تحریر فرماتے ہیں کہ ۲۵ برس تک اس فقیر کو اس جناب سے (تاج الفحول سے) صحبت حاصل رہی۔

(فتاویٰ رضویہ جلد ۱۲)

میرا شافع حضور غوث میں ہو[۱] | مدح کا دے صلا محب رسول
مدعی سے مجھے بچالیں غوث | دل کا دیں مدعا محب رسول
میرے سب کام ان سے بنوادے[۲] | ظاہراً باطناً محب رسول

۱؎ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ تک رسائی کے لئے سرکار بغداد کو وسیلہ بنایا فرماتے ہیں
تیری سرکار میں لاتا ہے رضا اس کو شفیع :. جو مرا غوث ہے اور لاڈلہ بیٹا تیرا
اور شہنشاہ بغداد تک پہنچنے کے لئے حضرت تاج الفحول کی ذات کو وسیلہ بنایا

۲؎ حضور تاج الفحول کو بارگاہ غوثیت مآب میں جو قرب اور مقبولیت حاصل تھی اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مولانا ضیاء القادری لکھتے ہیں:

"اسی طرح نسبت قویہ قادریہ کے اعتبار پر اگر آپ کو مظہر اتم حضور غوث اعظم قرار دیا جائے تو اہل بصیرت عبد القادر ثانی آپ کو سمجھنے کے لئے آمادہ نظر آئیں"۔ ص ۲۰۸
(اکمل التاریخ)

مجھے کر دے رضائے احمد وہ	جس نے تجھ کو کیا محبِّ رسول
آہ صد آہ میں ہوں بئس العبد	مدد اے حبذا محبِّ رسول
بئس کو نعم سے بدلوا دے	اپنے مولیٰ سے یا محبِّ رسول
کون مولیٰ وہ سیّد الافراد	غوث ہر دو سرا محبِّ رسول
میں بھی دیکھوں جو تو نے دیکھا ہے[1]	روز سعی صفا محبِّ رسول
ہاں یہ سچ ہے کہ یاں وہ آنکھ کہاں	آنکھ میلے دلا محبِّ رسول

[1] حضور تاج الفحول کو یوں تو متعدد بار سرکار غوث پاک نے اپنے رُخِ پرنور کی زیارت سے مشرف کیا مولانا ضیاء القادری لکھتے ہیں:

"منزل قرب میں اس درجہ اتصال اور ذوق وصال آپ کو حاصل تھا کہ نظروں سے حجابات اُٹھا کر بے پردہ جلوہ گری کا خمار آنکھوں میں ہر لحظہ کیف انگیز تھا۔ (اکمل التاریخ جلد ۲ صـ ۲۱۲)

(باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

لیکن پہلی مرتبہ اس راز سے پردہ اس وقت اُٹھا جب
آپ حج کے لئے مکہ مکرمہ تشریف لے گئے۔ صفا مروہ کی
سعی کے دوران جن مقامات پر تیزی کے ساتھ چلنا چاہیے
ان مقامات پر بھی آپ آہستہ آہستہ قدم رکھ رہے تھے
خدّام کو بڑا تعجّب ہوا لیکن رُعب وجلال کا یہ عالم تھا
کہ کسی میں پوچھنے کی ہمّت نہ ہوئی۔ بعد میں آپ کے شاگردِ
رشید اور شہزادۂ خانوادۂ برکاتیہ حضرت حاجی اسماعیل حسن
صاحب علیہ الرحمہ (احسن العلماء حضرت حسن میاں صاحب
مارہروی کے نانا) نے دریافت کیا کہ حضور کی وہ کیا
کیفیت تھی۔ شہزادۂ گرامی کا سوال سن کر حضور تاج الفحول
آبدیدہ ہو گئے اور فرمایا کہ صاحبزادے اگر کوئی اور
پوچھتا تو میں نہ بتاتا مگر چونکہ آپ میرے مخدوم زادے
ہیں اس لئے آپ سے عرض کرتا ہوں کہ سعی کے وقت
شہنشاہِ بغداد حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے

(باقی اگلے صفحہ پر)

تینوں بھائی نہ کوئی غم دیکھیں
میرے بیٹوں بھتیجوں کو بھی ہو
دے محمد رضا کو حق بیٹا
دین و دنیا کی عزتیں پائیں
خاتمہ سب کا دین حق پر کرے

عشق شہ کے سوا محبِ رسول
علم نافع عطا محبِ رسول
عمر کا علم کا محب رسول
رد ہے مرسلا محب رسول
کلمۂ طیبہ محبِ رسول

خلد میں زیرِ ظلّ غوث کریم
رہیں یکجا رضا محبِ رسول

(بقیہ صفحہ گزشتہ) آگے آگے چل رہے تھے اس لئے حضور کی تعظیم کے لئے میں آہستہ آہستہ آپ کے پیچھے چل رہا تھا۔ اس واقعہ کی طرف ایک باریک سا اشارہ خود حضور تاج الفحول نے اپنے دیوان منقبت میں بھی کیا ہے فرماتے ہیں ؎

سنا جب تم صفا مروہ پہ آکر جلوہ کرتے ہو
ہوئے ہیں مست کیا حجاج اے محبوب سبحانی

اعلیٰ حضرت تاج الفحول اکیڈمی

تعارف — اور — خدمات

تعارف اکابرین آستانہ قادریہ بدایوں شریف کی علمی دینی اور روحانی خدمات کی ایک طویل تاریخ ہے وہ میدان علم وفضل ہو کہ ایوان روحانیت میدان سیاست ہو یا مسند ارشاد ہر ہر محاذ پر ان اکابرین نے ملت اسلامیہ کی رہنمائی کر کے ملت کو گمراہی اور بدعقیدگی کے طوفان سے بچایا ہے مگر افسوس کہ انقلاب زمانہ کی وجہ سے ان حضرات کی خدمات منظر عام پر نہ آسکیں اور نہ ہی ان کی تصانیف کی اشاعت کا کوئی انتظام ہو سکا عرصہ سے ایک ایسے ادارے کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی جو ان اکابرین کی خدمات کو منظر عام پر لائے

اوران حضرات کے علمی جواہر پاروں کو جدید انداز میں عوام کے سامنے پیش کر سکے اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے ۱۹۹۱ء میں چند وابستگان آستانہ عالیہ قادریہ نے حضور صاحب سجادہ کی اجازت سے اعلیٰ حضرت تاج الفحول اکیڈمی کی بنیاد رکھی الحمد للہ کہ آج اکیڈمی کی شاخیں ملک کے مختلف حصوں میں قائم ہو چکی ہیں اور اپنے مقاصد کے حصول میں کوشاں ہیں۔

خدمات ۱۔ سب سے پہلے اکیڈمی نے وقت کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے خلیجی جنگ کے دوران عراق کی حمایت میں اشتہارات اور کتابچہ شائع کر کے مفت تقسیم کئے۔

۲۔ حضور صاحب سجادہ کا مجموعہ نعت و مناقب پہلی بار "نوائے سروش" کے نام سے شائع کیا۔

۳۔ حضور صاحب سجادہ آستانہ قادریہ کی معرکۃ الآرا تصنیف "محبت برکت اور زیارت" کو جدید انداز میں طبع کروا کر

اہل سنت کی خدمت میں پیش کیا۔

۴۔ اعلیٰ حضرت تاج الفحول کے ستانوے سالہ عرس کے موقع پر قصیدہ ''چراغ انس'' شائع کر کے مفت تقسیم کیا

اس کے علاوہ اکیڈمی کے اشتراک و تعاون سے ملک مختلف اضلاع اور قصبات میں سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور سیرۃ غوث اعظم پر متعدد عظیم الشان اجلاس منعقد ہو چکے ہیں

قادری کیسٹس قادری کیسٹس کمپنی تاج الفحول اکیڈمی کے تحت چلنے والی ایک کمپنی ہے جس کا مقصد علماء اہل سنت کی تقاریر کو عام کرنا اور نعت و مناقب کے ذریعہ عوام کے دلوں میں عشق رسالت اور حب اولیاء کو راسخ کرنا ہے اس کمپنی کے ذریعہ اب تک متعدد کیسٹس تیار ہو کر مارکیٹ میں آ چکے ہیں

خوشخبری

وابستگان آستانہ عالیہ قادریہ کو خصوصاً اور اہل سنت کو عموماً یہ جان کر خوشی ہوگی کہ آئندہ سال اکتوبر ۱۹۹۸ء میں اعلیٰ حضرت تاج الفحول بدایونی کا صد سالہ عرس ہوگا۔ عالم اسلام کے اس عظیم رہنما اور اہل سنت کے محسن اعظم کو شایان شان طریقہ سے خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے اعلیٰ حضرت تاج الفحول اکیڈمی نے اس عرس کو عظیم الشان پیمانے پر منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے اس کے لئے اکیڈمی نے مندرجہ ذیل منصوبے تیار کیے ہیں۔

(۱) اعلیٰ حضرت تاج الفحول کی مفصل سوانح حیات کی اشاعت

(۲) آپ کی تصانیف کو جدید انداز میں منظر عام پر لانا۔

(۳) سال بھر ملک گیر پیمانے پر جلسوں، مشاعروں اور سیمیناروں کا انعقاد۔

(۴) صد سالہ عرس کے موقع پر بین الاقوامی تاج الفحول کانفرنس ہندو پاک مشاعرہ اور تاج الفحول سیمینار کا انعقاد۔

(۵) مدارس اسلامیہ میں تاج الفحول ہال اور تاج الفحول لائبریری کی تعمیر

(۶) بدایوں شریف میں تاج الفحول ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ کا قیام

ان کے علاوہ بہت سارے اشاعتی اور تعمیری منصوبے ہیں ان عظیم منصوبوں کو پایہ تکمیل تک پہونچانے کے لئے قدم قدم پر اخلاص سے بھرپور جذبہ محبت سے سرشار اہل محبت کی ضرورت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چاہنے والوں اور اولیاء کرام کی عظمتوں پر جان و دل سے نثار اہل خیر حضرات سے قوی امید ہے کہ اکیڈمی کے ساتھ دامے، درمے، قدمے، سخنے تعاون کرکے عند اللہ ماجور ہوں گے اور اپنی دنیا و عقبیٰ کو روشن و تابناک بنائیں گے۔

اعلحضرت تاج الفحول اکیڈمی کی مطبوعات

ملنے کے پتے

۱۔ مدرسہ عالیہ قادریہ مولوی محلہ بدایوں شریف
فون : ۲۴۶۹۵

۲۔ دفتر اعلحضرت تاج الفحول اکیڈمی شاخ پونہ
۲۶۲ نانا پیٹھ، پونہ

۳۔ صبا کمنی کیشن دوکان ۲۴۴۱ بازار چتلی قبر، جامع مسجد، دہلی ۶ فون : ۳۲۸۱۱۸۵
فیکس : ۳۲۷۰۰۳۹

۴۔ الحاج محمد اسحاق پٹنی، ۷۔ دھوبی اسٹریٹ تھرڈ فلور نیر زکریا مسجد، ممبئی ۳

۵۔ امیر علی القادری
B / 12، بلوچ مین اسٹریٹ، کلکتہ

ان کے علاوہ اکیڈمی کی ہر شاخ سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

مطبوعہ : لاہوتی فائن آرٹ پریس دہلی ۲ فون : ۳۲۸۶۳۴۹